



# پاکستان میں معیشت اتر کر فیس کیلئے وفا اور جماعتیں کو ویدہ

ریاستی اداروں کی کارکردگی نہ ہونے کی وجہ سے عوام کو ان میں دلچسپی نہیں رہی، اشرافیہ میں سیاسی و مالی اختیارات کی دو رنگی ہے

**ریاست عدم مساوات کا منظر پیش کر رہی ہے، عوام مجھدار ہو گئے، صرف داؤ پیچ سے کام نہیں چلے گا، طرز حکومت پر رپورٹ**

لاہور (این آئی این) تحریک ٹیک انسٹی ٹیوٹ فار پالیسی ریفارمز نے "ملک میں سماجی استحکام کے لیے بہتر طرز حکومت کیلئے داؤ پیچ نہیں بلکہ مکتبہ علمی، حکومتی اداروں سے اعلیٰ صفات پر مشتمل ایک رپورٹ جاری کی ہے جس کے مطابق ملک میں امن و امان کی انتہائی نازک صورتحال اور بنیادی سہولتوں کی کمی نے سماج میں ایک خسارے کی فضا اور بڑھاپا کا ماحول پیدا کر دیا ہے۔ حکومتی اداروں کی کارکردگی نہ ہونے کی وجہ سے روزمرہ زندگی میں عوام کو ان سے کوئی دلچسپی نہیں رہی ہے۔ اقتصادی، مالی اور سیاسی طور پر زیادہ سے زیادہ اختیار حاصل کرنے کیلئے اشرافیہ میں دو رنگی ہوتی ہے جس کے نتیجے میں ریاست نا انصافی اور عدم مساوات کا منظر پیش کر رہی ہے۔ آئی بی آر کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ سیاسی استحکام کیلئے فیملر سمازی اور حکومتی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے کیلئے عوام کی شمولیت بہت ضروری ہے۔ رپورٹ میں بتائی گئی ہے کہ پاکستان میں نا انصافی طرز حکومت ہونے کے کافی شواہد موجود ہیں۔ جیسا کہ ملک میں سول سروسز، ریاست اور افراد کے درمیان رابطے کا کام کرتے ہیں جبکہ سیاسی سرپرستی اور مصلحت کی وجہ سے یہ ادارہ کروڑوں چمکا بھلا طاقت کی بیرسہ کشی ملک پر اثر انداز ہو رہی ہے۔ اشرافیہ کی حمایت میں سیاسی اکاؤنٹی کو وقف کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف با اشرافیہ مشروط ہوتی جا رہی ہے بلکہ دوسرے اداروں پر بھی اثر انداز ہو رہی ہے۔ انتظامیہ کو مرکز سے کنٹرول کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے انتظامی نظام کے مرکز سے کمزور ہوتا جا رہا ہے سیاسی جماعتیں کمزور ہیں نیز میڈیا اور سول سوسائٹی بھی اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ کسی طاقت کو چیلنج کر سکیں۔ موجودہ حالات میں پاکستان کے ریاستی ادارے اس قدر مضبوط نہیں ہیں کہ وہ ملک کے اندر بڑی تبدیلی یا گولہ کا باعث بن سکیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان ان ممالک میں سے ایک ہے جن میں جی ڈی پی کا بہت کم حصہ عوام کی فلاح و بہبود کیلئے خرچ کیا جاتا ہے۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں ایک ہزار افراد کیلئے صرف دو سول سروسز ہیں جبکہ اٹلیا، امریکہ اور دیگر ممالک میں ایک ہزار افراد کیلئے دو اعشاریہ پانچ (2.6) تا آٹھ اعشاریہ پانچ (8.5) سول سروسز ہیں۔ ملک کے اندر کوشش کی انجام دہی ایک پھیلنے سے کم نہیں۔ وہ لوگ جو کہ کامیاب ہیں وہ اصلاحات لانے میں ناکام ہیں۔ اصلاحات ان کی ترجیحات اور ذاتی فائدہ کیلئے نقصان دہ ہیں اس لیے وہ اپنا نہیں کرتے۔ آئی بی آر کی رپورٹ میں گورنرز کو بہتر کرنے کیلئے کچھ سفارشات بھی کی گئی ہیں جس میں فیملر سمازی، پریوینٹ اور پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ وغیرہ شامل ہیں لیکن رپورٹ میں کہا گیا ہے یہ سب کچھ اسی وقت ممکن ہوگا جب ایڈریسڈ حقیقی معنوں میں خود چاہے کی کہ ملک کے اندر بہترین طرز حکومت ہو۔ ملک کی خوشحالی کیلئے طرز حکومت میں بہتری لانا انتہائی ضروری ہے کیونکہ پاکستان خاص طور پر ان حالات کا سامنا کر رہا ہے۔ اب پاکستان کے لوگ مجھدار ہو گئے ہیں اور جانتے ہی کے صرف داؤ پیچ سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کیلئے بہترین حکمت عملی چاہیے تاکہ انہیں ملک میں قانون کی عملداری نظر آئے اور بہتر سول سروسز ہوں۔